

اسلام کا سیاسی نظام :-

گروپ نمبر :-

4

نام :- منیب الرحمن ، عثمان اعظم ،
شریز علی ، اسد رحمان ، معین منیر بسرا ،
معاذ مقصود ۔

کلاس :-
BSSE - D (6th)

ٹیچر :-
ڈاکٹر سر خالد محمود صاحب

Ribah International
University Faisalabad.

اور انسانی حقوق کے متعلق سب سے بڑا اور
پیغام دیا، کام کیا اور اپنے صاحبزادے کو اس کی
تلقین فرمائی۔ اسلام نے نیکی کا جو جامع تصور
دیا ہے، اس میں بھی خوصت خلق، حقوق انسانی
اقرباء پروری، دین سب سے اور معاشرت، ایک لازمی
حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مفہوم :
”و نیکی صرف یہی نہیں کہ آپ لوگ اپنے منہ
مشرق اور مغرب کی طرف بھیر لیں بلکہ اصل
نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت
کے دن پر اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر
پیغمبروں پر ایمان لائے، اللہ کی محبت میں
صال قربت داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں
سوال کرنے والوں اور غلاموں کی آزادی پر خرچ کرے،
یہ وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ
دیتے ہیں اور جب کوئی وعظہ کرے تو اسے پورا
کرتے ہیں۔ سنی مہیت اور جہاد کے وقت جہاد
کرتے ہیں۔ تلی لوگ سچے ہیں اور یہی ملتی ہیں۔

دورِ حاضر میں خاندانی نظام کی

اہمیت

معاشرے میں رہیں سہیں کے لیے انسان
تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ اسی لیے انسانوں کے
لیے ساتھ رہنے کا نظام بنایا گیا ہے۔ جو صدیوں سے
راج ہے۔

اس نظام کے تحت انسان کسی معاشرے
میں رہنے کے لیے معاشرے میں تعلقات استوار کرتا ہے
اپنا گھر بناتا ہے اور پھر اس کا منتظم بن کر اس
کے نظام کو احسن طریقے سے چلاتے کی کوشش
کرتا ہے۔ اس نظام کو خاندان کہا جاتا ہے۔ اس
میں کسی بھی انسان کے قریبی اور خونی رشتہ دار
کو شامل کیا جاسکتا ہے۔

اسلام ہماری زندگی کو صرف نماز، روزہ، حج،
زکوٰۃ، جہاد اور دعوت و تبلیغ تک ہی محدود نہیں
رکھتا۔ بلکہ یہ ہمیں اس راستے پر گامزن رہنے
کی یہ ایت دیتا ہے۔ جس پر انسانیت کے سب سے
عظیم محسن **نبی کریم** ﷺ لہتے، جن کی مبارک
زندگی ساری انسانیت کے لیے نمونہ اور اسوہ ہے

نبی کریم کی حیات طیبہ کا روشن اور
مثالی ٹیلو پی ہے کہ انہوں نے صرف نماز، روزہ
کی تلقین نہیں کی بلکہ (شخص، خاندانی، خاندانی

خاندان درج ذیل افراد سے تشکیل پاتا ہے۔
شوکر بیوی، اولاد، والدین اور دیگر رشتہ دار اسلام نے ان
غلام کے حقوق کی تفصیل بیان کی ہیں۔ ان کی ادائیگی کی تاکید
کی ہے۔ اور ان کی پامالی سے ڈرایا ہے۔ اسلام خاندان
کا وسیع ترین تصور کرتا ہے۔ ایک مسلم خاندان میں صرف
میراں، بیوی اور بچے ہی شامل نہیں ہوتے بلکہ دارا،
دادی، نانا، نانی، چچا، چچی، بھو بھاپاں، مائیں،
خالہ وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔

اسلام اپنے خاندان کا ایک تصور پیش کرتا ہے۔
جو حقوق و فرائض اور خلوص و محبت، ایثار و قربانی کے
اخلاقی ترین قلبی احساسات اور جزئیات کی منہبوط ڈھیلوں
سے بھر دیا ہوا ہے۔ اسلام خاندان سے جتنے ذالے و مشرے
کے جملہ معاملات کی اساس اخلاقی کو بنا تا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ (پ) ما مفیئکم
”اے لوگو! ہے بہرہ دہار سے ڈرو جس نے تم کو اپنی
جان دار سے پیدا کیا اور اس جان دار سے تمہارا جوڑا پیدا
کیا اور ان دونوں سے بیت سے مردوں اور عورتوں کو
جنم دیا۔“

”سورۃ النہر ان میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کا فیوض :

”اودم کو مختلف قومیں اور خاندان بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو متعارف کر سکو، اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ بہتر فگار ہو۔“

اسلام کے نزدیک معاشرے کا بہترین ادارہ خاندان ہے

جس کی بہتری، بھلائی اور بہتری اور بربادی پر معاشرے کی حالت کا انحصار ہوتا ہے اسلام نے خاندان کی طرف خصوصی توجہ دی ہے تاکہ اس ادارے کو مضبوط بنایا جائے۔ اور

ایک مضبوط، صالح اور فلاحی معاشرے کا قیام جو دین میں آئے جو انفرادی و اجتماعی حقوق و فرائض کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرے۔ اسلام خاندان کی بنیاد پر مبنی ہے اور مستحکم رکھنے کا حکم دیتا ہے۔

”اسلام میں خاندانی نظام کی اہمیت“

اسلام دینِ فطرت ہے جہاں جہ اسلامی خاندانی اصولوں، فوایشن و فواریط اور اقدار میں اس بات کو ملحوظ فراموش نہیں کیا گیا کہ ہم حقیقتاً انسان اس کی فطری فوایشن اور فوریات کیا ہیں، ہوں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خلص کر کیا ہے جہاں وہ ہیں جہاں سے کہ اس کے لئے اس کی فطرت، صلت اور فوریات کے مطالبات کیا ہیں جو مسئلہ ہے انسان کے اندر یا باجائے والا فنی صلاں انسانی بقاء اور نسل انسانی کے فروغ کے لئے انسانی فوری ہے اور اس فنی صلاں کے حوالے سے وہ ماہرین ہیں کہ اسے فوری اعتبار رکے جو خاندان کے استحکام کا باعث ہوں یا انتشار کا موجب ہوں۔

اسلام فرد کو اہمیت دیتا ہے لیکن اسے اس کا سوا کو خاندان اور خاندانوں کے باہمی انتشار الہ سے جدا ہونے والے مسئلے اور برادری سے تشکیلیات والی اقوام یا امت کو بھی اہمیت دیتا ہے۔

سمجھیں ہیں۔

اسلامی نقطہ نظر سے خاندان کے مفاہم بیت
بلند اور اہم ہیں۔ اس لئے رسول اللہؐ نے بلند
اور اہم ہیں۔ اس لئے رسول اللہؐ نے اسے
ضعیف دین فرما دیا ہے۔ ہر مسلمان کو بتلی لی
ابتدا کرنے سے گھر سے کرنے کی پدائت ہے اور
اہل خانہ کو قرآن میں بھی "اہل" کا نام سے
بکارا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے۔

دراپنے اہل و عیال کو نماز پما علم رہے
رہو اور خود بھی اس پر قائم رہو۔

درایں ایمان والو! خود لو اور اپنے اہل خانہ
کو آپ سے بھاؤ۔

معاشرے کا ہر دائرے کا قحوظ اور
مراقبت کا حصہ لگنا ہے۔ یوں اسلامی معاشرے
میں ہر اکائی کی اہمیت ایسی جگہ مسلم ہوتی ہے۔

انسانی زندگی فرد سے شروع ہو کر ہر درجہ تک
جلی جاتی ہے۔ ایسا دائرے سے دوسرا ہوتا
ہوتا ہے۔ اور بالآخر اسلام کا دائرہ مائمت
مسلمہ کا حائرہ سب دائروں کو محیط ہو جاتا
ہے۔ جس کی و منافعت اس طرح کی جاسکتی
ہے۔ فرد، گھر، معاشرہ اور امت مسلمہ۔ خاندان
مائتہ کا مفہوم الرعم کا ہر سبع عضوی میں
استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یہاں اس میں گھر
کا خاد میں وغیرہ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

لیکن یہاں بنیادی طور پر کنبہ عیاں ہوی اور اولاد
کو مشتمل ہونا ہے۔ یہی مفہوم ساری دنیا میں پایا
جاتا ہے۔ اس پر خالی زندگی پر بحث کی جاتی
ہے۔ تو اسے اراکین شولر، ہوی اور اولاد ہی

سورہ روم میں ارشاد باری اللہ تعالیٰ کا مفہوم ہے۔ "اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے خود تم میں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کے مٹا یا اس سکون حاصل کرو اور اس سے تمہارا درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی ہے"

اسلام کی رو سے کسی قوم کی بقا و سلامتی نکلے جلے یا کیزن بننے کی مویوں منت ہے اور اللہ نے نیکان میں برکت رکھ دی ہے۔ انہما فی معاش کی تشکیل میں اسلام نے نیکان کو ایم جزو قرار دیا ہے اس طرح کی بے شمار مثالیں ہیں جن میں مناجات اور ترجیحات کا تحقق کیا ہے۔ تاکہ نظام عالم قائم رہے۔ معاشرتی اقدار و روایات جاری رہیں۔ اور ہر شخص کی ذاتیات بھی محفوظ رہیں۔ اسلام کسی بھی ایسے فکر و عمل کی اجازت نہیں دیتا جس سے کسی فرد یا اجتماعی کا صفات متاثر ہو تا ہو۔ اسلام کا مزاج عادلانہ روایات پر قائم ہے۔ جو کہیں بھی معاشرے کی بقا کے لیے لازم و ملزوم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں، میں نے رسول ﷺ کو
 یہ فرماتے دیکھے، مضمیوم، تم میں سے ہر شخص
 نگہبان اور ذمے دار ہے اور ہر ایک سے اس کے ذمے
 لغالٹ و ذمہ نگرانی افراد سے متعلق ہو چھوڑی ہوگی۔
 امام بھی راہی ہے اور ذمے دار ہے اور یہ کہ اس سے اس
 کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ آدمی بھی
 اپنے گھر کا حاکم ہے اور اس سے بھی باز پرس اہل
 کے متعلق سوال ہوگا۔ عورت بھی اپنے شوہر کے
 گھر کی نگرانی ہے اس سے بھی اس کے ذمہ نگرانی
 امور کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

(بخاری و مسلم)

اسلام جس نکاح کو خاندان کی بنیاد بنا دیا ہے اسلام
 نے بدکاری کو حرام اور نکاح کو پسندیدہ قرار دیا ہے
 لیکن کہ اسلام ایک خاندان کو مضبوط بنیاد میں
 فرماتا کرنا چاہتا ہے۔ اسلام کی رو سے خاندان کی
 مضبوط بنیاد نکاح کے ذریعے پڑتی ہے چنانچہ
 وہ اس بنیاد کو خالصتاً خلوص، محبت، پاکیزگی،
 دیانت داری اور مضبوط معاہدے سے مزین
 نکتہ کا حکم دیتا ہے۔